بسم اللہ الرحمن الرحیم

گناہ گاروں کی دعا کی قبولیت کا مسئلہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا گناہ گاروں کی دعا قبول ہوتی ہیں؟

جواب

جی ہاں، گناہ گاروں کی دعا بھی قبول ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ اس نے بدترین مخلوق، ابلیس تک کی دعا قبول کرکے، اسے قیامت تک مہلت عطا فرمادی، نیز قرآن پاک میں اللہ تعالی نے مطلق ارشاد فرمایا ہے کہ: "میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے مانگے۔" اس میں نیکوں کی قید نہیں لگائی، جس سے واضح ہے کہ یہ فرمان گناہ گاروں کے لیے بھی ہے۔

نیز قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالی گناہ گار کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور گناہ گار کا اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرنا، یہ اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا ہے، جو کہ دعا ہے، اور اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے۔

اس لیے کسی بھی شخص کو اپنے گناہوں کے باعث دعا مانگنے سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، تاہم! اپنے گناہوں پر جری اور بے باک بھی نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اپنے گناہوں سے توبہ اور عملی طور پر گناہوں کو چھوڑ کر اپنے خالق ومالک کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ابلیس کی دعا پر اسے مہلت دینے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(79) قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ(80) اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ(81)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اس نے کہا: اے میرے رب! (اگر ایسا ہی ہے) تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے۔ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے۔ معین وقت کے دن تک۔ (پارہ 23، سورۃ ص، آیت: 79 تا 81)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے متعلق تفسیر قرطبی میں ہے "قال سفيان ابن عيينة: لا يمنعن أحدا من الدعاء ما يعلمه من نفسه فإن الله قد أجاب دعاء شر الخلق إبليس، قال: رب فأنظرني إلى يوم يبعثون، قال فإنك من المنظرين" ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو دعا سے یہ چیز ہرگز نہ روکے کہ جو وہ اپنے (گناہوں کے) بارے میں جانتا ہے، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تو بدترین مخلوق ابلیس کی دعا بھی قبول فرمالی تھی، جب اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے، تو اللہ نے فرمایا: بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے۔ (تفسیر القرطبی، جلد2، صفحہ313، مطبوعہ: قاہرۃ)

مزید ایک مقام پر تفسیر قرطبی میں ہے ''﴿دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾ أي دعوه وحده وتركوا ما كانوا يعبدون. وفي هذا دليل على أن الخلق جبلوا على الرجوع إلى الله في الشدائد، وأن المضطر يجاب دعاؤه، وإن كان كافرا، لانقطاع الأسباب و رجوعه إلى الواحد رب الأرباب'' ترجمہ: (انہوں نے مخلص ہو کر اللہ کو پکارا) یعنی انہوں نے صرف اسی کو پکارا اور جن کی وہ عبادت کرتے تھے انہیں چھوڑ دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اللہ کی طرف رجوع کرنا مخلوق کی فطرت میں رکھ دیا گیا ہے اور بے شک مجبور انسان کی دعا قبول کی جاتی ہے، خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس وقت اس کے تمام ظاہری اسباب ختم ہو جاتے ہیں اور وہ صرف ایک رب الارباب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (تفسیر القرطبی، جلد 8، صفحہ 325، مطبوعہ: قاہرۃ)

اللہ تعالیٰ نے مطلقاً سب کو دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 186)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں تمام مومنین کو توبہ کا حکم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

ترجمہ: اللہ کی طرف توبہ کرو اے سب مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمہ: اور جو کوئی بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ (پارہ 5، سورۃ النسآء، آیت 110)

اس کے تحت تفسیر جلالین میں ہے "{ثم يستغفر الله} منه أي يتب" ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے یعنی توبہ کرے۔ (تفسیر جلالین، صفحہ 347، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ 24، سورۃ الزمر، آیت 53)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5482

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/08 اکتوبر 2026ء